(قسط ۴۳) مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی٭

# عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

## ۱۹۷۲ء۔۷۳ء کی ڈائری

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب' اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ' تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں...... (مرتب)

---

### شیخ الحدیث کی رائے ونڈ میں آمد

۱۸ ستمبر ۱۹۷۲ بروز اتوار تبلیغی جماعت کے اکابر کی خواہش پر حضرت والد ماجد مدظلہ مشہور تبلیغی مرکز رائے ونڈ تشریف لے گئے وہاں آپ نے اپنے رفقاء کیساتھ مدرسہ عربیہ کے سالانہ امتحانات لئے تبلیغی جماعتوں اور مرکز کے نظم ونسق کو دیکھا اور بعد میں طلباء کرام اور نمونہ سلف اساتذہ او روہاں موجود افراد سے تبلیغی کام کی اہمیت کے موضوع پر خطاب فرمایا احقر اور قاری سعید الرحمان صاحب اور محترم حاجی محمود راولپنڈی (سینیٹر طلحہ محمود کے والد) بھی اس سفر میں آپکے ساتھ تھے۔

### دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا عظیم الشان اجلاس یہاں دارالحدیث ہال میں منعقد ہوا جس میں ملک کے دور دراز سے دارالعلوم کے ارکان شوریٰ نے شرکت کی اور دارالعلوم کے نئے بجٹ کی منظوری کے علاوہ مختلف ترقیاتی تجاویز اور منصوبوں پر غور کیا گیا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے سال

گزشتہ کے مختلف شعبوں کی کارگزاری پیش کرتے ہوئے کہا کہ مختلف تعلیمی اور تنظیمی شعبوں پر پچھلے سال ایک لاکھ نوے ہزار بہتر روپے پچھتر پیسے خرچ ہوئے جبکہ آمدنی دو لاکھ ایک سو تیس روپے اکیاون پیسے ہوئی سال رواں کیلئے آپ نے دو لاکھ پچپن ہزار نو سو پندرہ کا بجٹ میزانیہ پیش کیا جسکی ارکان نے غور خوض کرنے کے منظوری دی، اجلاس میں ترقیاتی منصوبوں کے ضمن میں کئی ارکان نے زور دیا کہ ماہنامہ الحق کے پشتو عربی اور انگریزی ایڈیشن بھی تبلیغی مقاصد کے پیش نظر جاری کئے جائیں، نیز شعبہ تبلیغ، قرات وتجوید کو بھی مزید ترقی اور توسیع دی جائے نیز کئی ارکان نے ایک معیاری دارالتصنیف قائم کرنے پر زور دیا جہاں سے اسلام کے متعلق اہم کتابیں شائع ہوسکیں اور طلبہ کو اسلامی علوم میں تخصص کرایا جاسکے ایک تجویز یہ سامنے آئی کہ دارالعلوم کو کسی اہم موضوع پر تصنیف کے لئے انعامی مقابلہ بھی کرانا چاہئے جس کا انتخاب ایک علمی کمیٹی کرے اور اس کتاب کی رائلٹی دارالعلوم کو وقف ہونی چاہئے، اس طرح اہم علمی اور دینی تصانیف کی حوصلہ افزائی کی جاسکے گی، اجلاس کے آغاز میں دارالعلوم کے ان اراکین ومعاونین کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی جن کا پچھلے سال انتقال ہوا تھا، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ نے اپنی مبسوط تقریر میں علوم دینیہ کی اہمیت اور ملک اور عالم اسلام کو درپیش نازک دینی علمی اضمحلال پر نہایت افسوس کا اظہار کیا اور مدارس دینیہ کی اہمیت پر زور دیا مجلس شوریٰ نے دارالعلوم کے شعبہ تعلیم القرآن مڈل سکول کے عملہ کی تنخواہ میں اضافہ کی بھی سفارش کردی۔

### دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کا داخلہ

۱۰ شوال ۱۳۷۲ھ 1972ء سے دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کیلئے داخلہ شروع ہوا جو طلبہ کے ہجوم کے باوجود صرف ۱۵ شوال تک جاری رہا وسائل کی کمی کی بناء پر داخلہ محدود رکھنے کے باوجود درس نظامی میں ابتک ملک وبیرون ملک کے طلبہ کی تعداد ساڑھے پانچ سو تک پہنچ چکی ہے دورہ حدیث شریف کے طلبہ کی تعداد تقریبا ۱۷۰ ہے ۲۲ شوال کو دارالحدیث میں تمام اساتذہ اور طلبہ کی موجودگی میں ختم کلام پاک کے بعد حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ترمذی شریف سے تعلیمی سال کا افتتاح کیا اور بعد میں علم کی فضیلت اہل علم کی ذمہ داریوں اور موجودہ حالات کے تقاضوں پر سیر حاصل تقریر فرمائی اس وقت تمام تعلیمی شعبے پورے جوش اور ولولہ سے مصروف کار ہوچکے ہیں، ان تمام طلبہ کے قیام وطعام کتب روشنی صابن اور دیگر سہولتوں کا دارالعلوم متکفل ہے ،اسلامیہ مڈل سکول کے مقامی ٦ سو طلبہ کی تعداد مذکورہ تعداد کے علاوہ ہے۔

### شیخ الحدیث کا جامعہ اسلامیہ راولپنڈی اور جامعہ اشرفیہ پشاور میں اسباق کا افتتاح کرنا

حضرت شیخ الحدیث نے شوال میں جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ راولپنڈی صدر اور جامعہ اشرفیہ مہابت

خان پشاور کے نئے تعلیمی سال کا افتتاح بھی فرمایا۔

## احاطہ قاسمیہ کے تعمیر کی تکمیل

ماہ رمضان میں دارالعلوم کی لائبریری کے لئے نئی زیر تعمیر عمارت کا نچلا حصہ مکمل ہوگیا ہے جسے حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی کی نسبت سے احاطہ قاسمیہ کے نام سے موسوم کردیا گیا ہے اس حصہ میں ۵۳ طلبہ کی رہائش نکل آئی ہے اب بالائی حصہ کتب خانہ کی عمارت خدا کے کرم اور اہل خیر کی توجہ کی محتاج ہے۔

## خان عبدالولی خان کی آمد

۷ دسمبر 1972ء کو نیشنل عوامی پارٹی کے رہنما خان عبدالولی خان صاحب ایک تعزیت کے سلسلہ میں اکوڑہ خٹک آئے تو حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی مزاج پرسی اور ملاقات کیلئے دارالعلوم بھی تشریف لائے صوبائی وزیر اطلاعات خان محمد افضل خان لالا بھی ان کے ساتھ تھے دفتر اہتمام میں حضرت مدظلہ سے ملاقات اور بات چیت کے بعد دارالعلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ کیا دفتر الحق میں بھی گئے۔

## دارالعلوم تو ویلفیئر سٹیٹ ہے

سب کچھ دیکھ کر نہایت محظوظ ہوئے طلبہ کے قیام وطعام وغیرہ سہولتوں کی بناء پر آپ نے کہا دارالعلوم تو واقعی معنوں میں ایک ویلفیئر سٹیٹ ہے تو ایک رکن دارالعلوم حاجی محمد یوسف نے کہا کہ یہ خدائی سٹیٹ ہے اس لئے یہاں امن وعافیت اور خوشحالی کا دور دورہ ہے، طلبہ کی خواہش پر خان عبدالولی خان صاحب نے دارالحدیث میں ایک برجستہ تقریر بھی فرمائی اور اس سے قبل احقر نے انہیں ترحیبی کلمات پیش کئے ، خان عبدالولی خان صاحب نے اپنی جیب خاص سے دارالعلوم کو ایک سو روپے کا گرانقدر عطیہ بھی دیا کتاب الآراء میں اپنے تاثرات میں آپ نے لکھا کہ میں پہلی دفعہ دارالعلوم میں بادشاہ خان اور دوبارہ مولانا بھاشانی کی معیت میں حاضر ہوا اور آج تیسری بار ، مجھے یقین ہے کہ یہ دارالعلوم دیوبند کی روایات اور شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ جیسے باعمل علماء کا کردار ادا کرتا رہے گا ، خان صاحب موصوف نے جو تقریر فرمائی اس کا کچھ حصہ یہاں دیا جارہا ہے:

دارالعلوم میں خطاب: بادشاہ خان کا دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم حقانیہ سے تعلق، علماء دیوبند کا کردار

محترم حضرت مولانا صاحب اور طالب علم بھائیو! اس دارالعلوم کے ساتھ باچا خان کا تعلق یقیناً بہت دیرینہ ہے آپ سب حضرات کو یہ بات معلوم ہوگی کہ بادشاہ خان صاحب جب سیاست میں آئے تو سب سے پہلے آپ دیوبند گئے ،اور اب تک دیوبند کے علماء اپنے عمل اپنے کردار اپنے اٹھنے بیٹھنے سے اپنی اسلامی تعلیمات سے اور قوم کی اصلاح وتربیت کے لحاظ سے اسلام کی اصل روح قائم رکھے ہوئے ہیں۔

## تحریک آزادی ہند کا سرچشمہ دیوبند تھا

تو بادشاہ خان نے اپنی سیاست کا آغاز دیوبند سے کیا جیسا کہ ابھی میرے بھائی (مولانا سمیع الحق ایڈیٹر الحق) نے کہا امام الہند مولانا آزاد شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی مفتی کفایت اللہ جیسے اکابر ان کے ساتھی تھے، تو اس تحریک آزادی ہند کے چلنے کا سرچشمہ دیوبند تھا وہاں سے یہ چشمہ جاری ہوا برطانوی سامراج کے مقابلہ میں یہی علماء دیوبند تھے کہ کافر فرنگی اور نوآبادی سامراج کے مقابلہ میں اٹھے شدائد برداشت کئے مسلمانوں میں جا کر بے خوفی سے لوگوں کو بیدار کیا۔

## اس روشنی کے چراغ سے حقانیہ روشن ہے

بڑی خوشی کی بات ہے کہ دیوبند کی وہی روشنی اسی نہج پر یہاں (دارالعلوم حقانیہ) روشن ہے، جس نہج پر خود دیوبند اُس سے روشن تھا، افسوس کہ وہ دیوبند ہم سے جدا ہوگیا مگر دیوبند ہی سے بڑے اکابر حضرت مفتی محمود صاحب یہاں ہمارے مولانا (عبدالحق) صاحب یا ان جیسے دوسرے اکابر یہ سب اس چراغ کی روشنی یہاں بھی روشن کئے ہوئے ہیں، خان عبدالولی خان صاحب نے طلبہ کو روئے سخن متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان بڑوں نے سیاسی جدوجہد اور ملک کی آزدی کیلئے جو پر خار راستہ پکڑا تھا آپ بھی اپنے عمل سے ثابت کر دکھائیں گے کہ آپ باعمل علماء میں سے ہیں اور امید ہے کہ وہی روشنی آپکی تعلیم وکردار میں بھی نظر آئیگی، جو مولانا مدنیؒ مفتی کفایت اللہ مفتی محمود اور خود ہمارے ان مولانا صاحب حضرت شیخ الحدیث نے اپنائی ہے۔

## صدی میں پہلی بار سرحد کی مشترک حکومت

پچھلے دنوں ہمارے درمیان کچھ اختلافات دشمنوں کیوجہ سے پیدا ہوئے تھے مجھے اس پر افسوس ہے مگر آج بڑی خوشی اور مبارکباد کی بات ہے کہ اسلام اور پشتو دونوں رشتوں نے علماء کے ساتھ پھر ملادیا ہے۔ اس صدی میں پہلی بار ہمارے اور آپکے بزرگوں نے اس ملک کی خدمت کی باگ ڈور سنبھالی ہے ہمارے اختلاف میں ملک کا نقصان تھا آج یہ دوصوبائی حکومتیں اور دو پارٹیاں نیپ اور جمعیۃ ملک کی سلامتی اور اصول کیلئے میدان میں اتری ہیں اور سب کا مشترکہ فرض ہے کہ ان قوتوں کو اور بھی مضبوط کریں ، بحرحال میں یہاں ایک تعزیت کیلئے حاضر ہوا تھا تو اپنا فرض سمجھا کہ حضرت مولانا صاحب کو بھی سلام کرتے جاؤں یہ ہمارے بڑے ہیں اور میرے والد صاحب ان کے دوست ہیں ان کی محبت تھی تو میں بھی انکی سنت جاری رکھنا چاہتا ہوں۔

## الازہر یونیورسٹی قاہرہ کے ریکٹر شیخ محمد فحام کی تشریف آوری

۵ جنوری ۱۹۷۳ء کا دن دارالعلوم حقانیہ کے لئے مسرتوں اور خوشیوں کا دن تھا جبکہ دارالعلوم کو عالم اسلام کی مشہور یونیورسٹی جامع ازھر قاہرہ کے شیخ اکبر شیخ محمد فحام اور ان کے رفقاء کو خیر مقدم کہنے کا شرف حاصل ہوا ۴ جنوری کو یہ مژدہ پہنچا کہ شیخ ازہر کا پروگرام نہایت محدود ہے مگر انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کی دعوت قبول کرتے ہوئے نصف دن کیلئے صوبہ سرحد آنے کیلئے وقت نکال لیا ہے تو دارالعلوم کی فضاؤں میں مسرتوں کی لہر دوڑ گئی، شیخ الازہر کے ساتھ ادارہ بعوث وثقافت اسلامیہ کے ڈائریکٹر شیخ عبدالمنعم النمر سابق استاذ دارالعلوم دیوبند اور مصر کے قابل فخر سفیر کبیر الاستاذ خشبۃ بھی تھے مہمانوں کا جہاز جب علی الصباح ۶ بجکر چالیس منٹ پر پشاور پہنچا تو جمعیۃ العلماء اسلام کے رہنما وزیر اعلیٰ سرحد مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ جناب امیر زادہ خان وزیر تعلیم سرحد اور دیگر افراد ان کے خیر مقدم کیلئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے ہوائی اڈہ سے حضرت مفتی صاحب کی رہنمائی میں معزز مہمان سیدھے دارالعلوم حقانیہ میں داخل ہوئے، شیخ ازہر موٹروں کے جلوس کے ساتھ دارالعلوم حقانیہ روانہ ہوئے اور پونے آٹھ بجے شیخ الحدیث نے معزز مہمانوں کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا دارالعلوم سے باہر طلبہ نے ''باب ناصر'' کے نام سے ایک آرائشی دروازہ بنایا تھا اور طلبہ کے ''عاش شیخ الازہر'' ''عاش جمال عبدالناصر'' ''عاش مفتی محمود'' عاش شیخ الحقانیہ کے نعروں سے دارالعلوم کے درودیوار گونج اٹھے معزز مہمان کچھ دیر دفتر اہتمام میں تشریف فرما رہے یہاں انہوں نے اپنے دستخطوں سے مزین قرآن کریم مطبوعہ حکومت مصر کی ایک پیٹی حضرت والد ماجد شیخ الحدیث مدظلہ کو پیش فرمائی، بعد میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی طرف سے دارالحدیث میں ضیافت کی تقریب ہوئی جس میں دارالعلوم کے تمام اساتذہ اور بعض اراکین نے بھی مہمانوں کے ساتھ شرکت کی اس کے بعد شیخ الازہر نے دارالعلوم کا تفصیلی معائنہ کیا اسباق کے اوقات شروع تھے شیخ بعض درسگاہوں میں گئے، جہاں اس وقت بیضاوی شریف مختصر المعانی، ہدایۃ النحو اور مطول کے اسباق ہورہے تھے، آپ نے مقررہ کتابوں اور ان کے مصنفین اور زیر بحث موضوع کے بارہ میں دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور یہاں کے دینی مدارس کے طریقہ درس کے نشست اور طلبہ واساتذہ کی صورتوں سے اور دینی تصلب سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے معائنہ کے دوران آپ جب دارالعلوم سے ملحق شعبہ اطفال مدرسہ تعلیم القرآن مڈل سکول میں گئے تو بچوں نے خوشی میں ہوائی فائرنگ کی، طلبہ نے تجوید وقرأت کا مظاہرہ کیا جس پر شیخ نے دلی دعاؤں کا اظہار کیا۔

اس کے بعد دارالحدیث ہال میں مہمانوں کے اکرام میں استقبالیہ جلسہ منعقد ہوا نہ صرف ہال کھچا

کچھ بھرا ہوا تھا بلکہ نصف سے زیادہ سامعین نے باہر کھڑے ہوکر لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ کارروائی سنی تلاوت کلام پاک نہایت مؤثر انداز میں مولوی فضل الرحمان صاحب متعلم دارالعلوم حقانیہ جو مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کے بڑے صاحبزادہ ہیں ،نے فرمائی اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم الحقانیہ نے دارالعلوم کیطرف سے سپاسنامہ پیش کیا جسے احقر نے پڑھ کر سنایا سپاسنامہ میں جامع ازہر کے علمی خدمات مصر اور حکومت مصر کی سیاسی اہمیت اور دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ جامع ازہر کی علمی اور ثقافتی روابط کے قیام وترقی اور عالم عرب کے ساتھ اسلامی بنیادوں پر رشتوں کی مزید استواری وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی ،اور اس شدید سردی اور مصروفیت کے باوجود دارالعلوم تشریف لانے پر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا بالخصوص جامع ازہر کا دارالعلوم حقانیہ کی سند کو بی اے کے مماثل قرار دینے پر شیخ ازہر کا شکریہ بھی ادا کیا گیا، سپاسنامہ کے بعد فقیہ الاسلام مولانا مفتی محمود نے علماء ہند اور جمعیۃ العلماء اسلام کی دینی اور سیاسی تاریخ پر فی البدیہ ایک جچی تلی تقریر فرمائی آپ نے نہ صرف دینی مدارس کے پس منظر اور جنگ آزدی میں علماء کی قربانیوں پر روشنی ڈالی بلکہ عربی کی اہمیت کیساتھ عالم اسلام اور عربوں کے درمیان دینی اور اسلامی روابط کی ضرورت اور باہمی اتحاد کی ضرورت کو نہایت حکیمانہ انداز میں پیش کیا ،نیز پاکستان میں علماء کے دستوری مساعی اور مجوزہ دستور کی اسلامی دفعات کا بھی جامع انداز میں ذکر کیا ،شیخ الازہر نے آخر میں مختصر وقت میں اپنی تقریر میں تجوید وقرأت عالم اسلام اور پاکستان کے لئے عربی بحیثیت زبان کی ضرورت پر روشنی ڈالی اس خطہ کی دینی وعلمی حیثیت پر بڑی مسرتوں کا اظہار کیا اور دارالعلوم کیساتھ علمی اور ثقافتی جدید کتابوں وغیرہ کی شکل میں امداد کے لئے بھی وعدہ فرمایا آخر میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے شیخ الازہر کو ایک ترکستانی چوغہ پہنایا اور اسی گرمجوشی کیساتھ دارالعلوم نے ان معزز مہمانوں کو الوداع کہا۔

## صدر المشائخ مولانا فضل عثمان مجددی کی رحلت

۱۹ اپریل 1973ء بروز جمعرات مغرب کے قریب لاہور کے میو ہسپتال میں افغانستان کے سلسلہ رشد وہدایت کے ایک مرشد کامل اور خانوادہ مجددی فاروقی کے ایک گل سرسبد ملت اسلامیہ کو داغ مفارقت دے گئے یعنی حضرت نور المشائخ شیخ فضل عمر مجددی ملا شور بازار قدس سرہ کے سب سے بڑے صاحبزادے مولانا صدر المشائخ فضل عثمان مجددی کا تقریباً اسی برس کی عمر میں انتقال ہوگیا حضرت مرحوم نے اپنے اولو العزم والد بزرگوار کی طرح دعوت وتبلیغ اسلام اور جہاد وعزیمت میں ساری زندگی گذاری کچھ عرصہ قبل جب افغانستان کی دینی فضا بدلتی محسوس ہوئی تو آپ نے ترک وطن فرما کر پاکستان کی سالمیت عالم اسلام کے اتحاد اور لادینی فتنوں کے مقابلہ میں مصروف رہے اعلاء کلمۃ اللہ جہاد وعزیمت اس خاندان مجددیہ فاروقیہ کا

موروثی شعار ہے۔

حضرت مرحوم کو دیگر اکابر مشائخ کی طرح دارالعلوم حقانیہ سے خاص تعلق خاطر رہا اور بار ہا اچانک دارالعلوم تشریف لاتے اور اپنی شفقتوں سے سب کو نوازتے اپنے والد بزرگوار کی سنت کو قائم رکھتے ہوئے، حضرت والد ماجد شیخ الحدیثؒ نے مولانا محمد ابراہیم جانؒ افغانستان کے نام پر اپنے تعزیتی ٹیلیگرام میں پورے دارالعلوم کیطرف سے اظہار تعزیت کیا اور حضرت مرحوم کے رفع درجات کی دعائیں ہوئیں حق تعالٰی مرحوم کو اعلیٰ مقامات قریب درضا سے نوازے۔

## قومی اسمبلی میں مولانا عبدالحقؒ کی دس اہم ترین مذہبی، سماجی اور معاشرتی قراردادیں

فری میسن، روٹری کلب اور لائنز کلب، مشنری اداروں کی تحریک ارتداد، فحش اور لادینی لٹریچر کا فروغ واشاعت، خاندانی منصوبہ بندی، شراب، گھوڑ دوڑ قمار بازی، فحش ثقافتی سرگرمیوں پر پابندی، سودی نظام کا خاتمہ قادیانیت کو اقلیت قرار دینے کے مطالبات۔

مئی و جون 1973ء

۱: اس اسمبلی کی رائے یہ کہ فری میسن تحریک اور اس سے ملحقہ اداروں کی تمام سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

۲: قومی اسمبلی کی رائے ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں جن شہری اور مذہبی آزادیوں کی اجازت دی گئی ہے ان کا لحاظ رکھتے ہوئے غیر مسلم اقلیتی فرقوں خصوصا عیسائی مشنری اداروں کی طرف سے چلائی جانے والی تحریک ارتداد پر پابندی عائد کی جائے نیز یہ کہ ایسی تمام سرگرمیوں کی ممانعت کی جائے جن سے کسی مسلمان شہری کے مرتد ہونے کا احتمال ہو۔

۳: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان بھر میں سودی اقتصادی اور معاشی کاروباری نظام از قسم بینکنگ وغیرہ ختم کرکے اسے اسلامی دائرہ میں ڈھال دیا جائے۔

۴: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فری میسن تحریک سے ملتی جلتی سرگرمیوں میں ملوث ادارے روٹری کلب اور لائنز کلب پر پابندی لگائی جائے۔

۵: اس اسمبلی کی رائے یہ ہے کہ پاکستان بھر میں ایسے لٹریچر کا فروغ واشاعت اور ملک میں داخلہ ممنوع قرار دیا جائے جس سے مسلمانوں کے اخلاق وعقائد اور نظریہ پاکستان متاثر ہوسکتے ہیں نیز عریاں اور فحش لٹریچر کی بھی ممانعت کی جائے۔

۶: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں ثقافت اور کلچر کے نام سے ہونے والی تمام ایسی سرگرمیوں ڈانس ناچ گانا وغیرہ پر پابندی لگائی جائے جس سے معاشرہ میں اخلاقی برائیاں فحاشی اور بے حیائی پھیل رہی ہو نیز رقص وسرود کرنے والی ثقافتی طائفوں کا بیرونی مما لک سے تبادلہ بند کردیا جائے۔

۷: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ شعبہ خاندانی منصوبہ بندی فی الفور بند کردیا جائے کیونکہ اس شعبہ کی کارکردگی قرآن پاک، سنت اور اسلام کے منافی ہے اس شعبہ کے ملازمین کسی دوسرے محکمہ میں مدغم کئے جائیں

۸: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان بھر میں شراب کے پینے بنانے خرید وفروخت اور درآمد وبرآمد پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

۹: قومی اسمبلی کی رائے ہے کہ ملک بھر میں گھوڑ دوڑ ریس کورس کے نام پر ہونیوالا جوا اور دیگر ہر قسم کی قمار بازی پر پابندی لگائی جائے۔

۱۰: اس اسمبلی کی رائے ہے کہ پاکستان میں مرزائی جماعت اور اسکے تمام افراد (قادیانی اور لاموری ہر دو جماعتوں) کو قرآن وسنت اور اجماع امت کے متفقہ فیصلہ کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے انکی تمام تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں اپنی علیحدہ تشخیص قائم کرنے کی ہدایت دی جائے یہ اسمبلی آزاد کشمیر اسمبلی کی اس قرارداد کی تحسین وتائید کرتی ہے جسمیں مرزائیوں کی غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انکی رجسٹریشن کرنے پر زور دیا گیا ہے نیز آئندہ کیلئے حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کا دعویٰ نبوت کرنے یا اپنے کسی مدعی کی پیروی کرنے والوں کیساتھ مرتد جیسا سلوک کیا جائے۔(مئی ۱۹۷۳)

## طالبعلم محمد شاہ عالم وزیرستانی کا دریائے کابل میں ڈوبنے کا حادثہ

جون ۱۹۷۳ء دارالعلوم کے جواں سال ذہین محنتی طالب علم مولوی محمد شاہ عالم وزیرستانی اکوڑہ خٹک کے دریائے کابل لنڈا میں ڈوب کر شہادت پا گئے یہ واقع بھی اس ماہ دارالعلوم کے طلبہ اساتذہ اور انتظامیہ کیلئے شدید صدمے کا باعث بنا ہفتہ عشرہ تک دریا سے لاش کی بازیابی کی کوششوں کے باوجود اللہ کو منظور نہ ہوا علوم دینیہ کی طالب علمی مسافرت پھر دریا کی موت اور جمعہ کا دن شہادت در شہادت کی حکمی علامتیں اور ان کے عند اللہ مقبولیت کی دلیلیں ہیں حق تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر واجر اور مرحوم کو درجات عالیہ عطاء فرماوے۔

(نوٹ): افسوس کہ دینی معاشرتی اور سماجی حیثیت سے ان اہم ترین قراردادوں میں بیشتر کو درخور اعتناء نہ سمجھ کر خارج کیا گیا ان قراردادوں کے متعلق شیخ الحدیث کی تفصیلی رائے اور بحث جو انہوں نے اسمبلی کے فلور پر پیش کئے وہ اس موضوع پر مولانا سمیع الحق مدظلہ کی مرتب کردہ تفصیلی کتاب" قومی اسمبلی میں اسلام کا

معرکہ" میں ملاحظہ فرمائیں۔(عرفان الحق حقانی)

## قومی وسیاسی اور مذہبی رہنماؤں کی دارالعلوم آمد

۸ جولائی ۱۹۷۳ء: پشاور جاتے ہوئے متعدد قومی وسیاسی اور مذہبی رہنما کچھ دیر کیلئے حضرت شیخ الحدیث والد ماجد مدظلہ سے ملاقات اور دارالعلوم کی زیارت کے لئے تشریف لائے حضرت مولانا مفتی محمود کی معیت میں مولانا شاہ احمد نورانی نے فی البدیہ عربی میں علم دین اور علماء کی فضیلت بیان کی انہوں نے کہا کہ دارالعلوم کی علمی ودینی مرکزیت اور شہرت کی وجہ سے یہاں آنا میری دیرینہ خواہش تھی یہاں کے طلبہ کے چہروں پر علوم نبوت کے انوار محسوس ہورہے ہیں چوہدری ظہور الٰہی صاحب نے کہا کہ قدرومنزلت کی اس محفل میں شرکت اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں برائیوں کی وجہ سے قوم ظلم میں مبتلا ہوجاتی ہے لیکن اگر موت کی نیند نہ ہوتو قومیں جھاگ اٹھتی ہیں جسکی مثال یہ دارالعلوم ہے جناب پروفیسر غفور احمد صاحب نے فرمایا کہ یہاں کی حاضری کو خوش قسمتی سمجھتا ہوں آسمان کا سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے مگر اللہ کی بندگی اطاعت اور علوم کا سورج مغرب سے طلوع ہوا دارالعلوم جیسی درسگاہیں پاکستان قائم رکھنے والے لوگوں اور اسلام چاہنے والوں کی ہیں یہاں سے نکلنے والے روشنی کے چراغ اور پہاڑی کے نمک ہیں مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری نے کہا کہ یہ ادارہ حضور ﷺ کے پیغام کا حامل ہے علماء کے مساعی سے دستور قدرے اسلامی ہوا اور ایسی ہی جدوجہد سے ملک دین ودنیا کے اعتبار سے پھولتا پھیلتا نظر آئے گا ان شاء اللہ قائد وفد مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا کہ میں تو ہفتہ دو ہفتہ میں ضرور آپ کے پاس آتا ہوں یہاں میری حیثیت میزبان کی ہے انہوں نے معزز مہمانوں کا اپنے اور حضرت والد ماجد کی طرف سے یہاں آمد پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہماری جدوجہد ہے کہ جو علوم قرآن وحدیث آپ یہاں حاصل کررہے ہیں اسے ملک میں جاری کرسکیں اور دین کا نظام قائم ہو معزز مہمانوں نے دارالعلوم کے تمام شعبوں کا معائنہ بھی کیا ہے اور کتاب الاراء میں تاثرات قلم بند کئے۔

## سعودی عرب کی وزارت تعلیم کے وفد کی دارالعلوم آمد

۲۳ اگست ۱۹۷۳ء کو اچانک سعودی عرب کی وزارت تعلیم، اوقاف اور بحوث اسلامیہ کا ایک معزز وفد دارالعلوم میں تشریف لایا وفد کے ارکان میں سعودی عرب کے ممتاز اصحاب علم وفضل الاستاذ محمد ابراہیم الصلیفیح مدیر التوعیۃ الاسلامیہ وزارۃ المعارف الریاض، الاستاذ عبدالمحسن وزارۃ الحج والاوقاف مکہ مکرمہ الاستاذ عبدالمحسن بن ابراہیم آل الشیخ مندوب البحوث الاسلامیہ والافتاء الریاض شامل تھے دفتر اہتمام میں احقر نے انہیں دارالعلوم کے تفصیلی حالات سے روشناس کیا بعد میں وفد نے دارالعلوم کے مختلف شعبوں عمارات تعلیمی نظام

کتب خانہ اور دفتر الحق کا معائنہ کیا دارالحدیث میں وفد نے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ سے ملاقات کی اور انکی درس حدیث میں بڑی دلچسپی کا اظہار کیا طلبہ کی خواہش پر وفد کے ارکان میں سے استاذ محمد ابراہیم نے برجستہ تقریر فرمائی جس میں یہاں آمد پر اپنی مسرت کے اظہار کیساتھ ساتھ علم دین اور علماء کی فضیلت اور اس پرفتن دور میں ان کی ذمہ داریوں عالم اسلام کے اتحاد کی ضرورت اور حکومت سعودی عرب کے دینی جذبات اور احساسات پر روشنی ڈالی وفد نے دارالعلوم کی کتاب الاراء میں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہوئے لکھا:

ألحمد للّٰہالذی أنزل الذکر وحفظه والصلوٰة والسلام علی من جاهد فی اللّٰه حق جهاده حتی اتم الله به الدین واکمل به النعمة وبعد فقد سررنا کثیرا بما سمعناه وشاهد ناه فی هذا المعهد الشامخ الذی ینتظم فیه طلاب العلم والمعرفة لتخرج افواجاً الیٰ الناس تدعوا الیٰ الله علیٰ علم وبصیرة ونعتقد ان لهذه الدار الکریمة أبلغ الاثر فی مثل هذا لموقع البعید عن فیوضاه الدن وصحبها وفق الله القائمین علیه لخدمة الاسلام والمسلمین۔

حرر ابراهیم الصلیفیح: :عبدالمحسن :۲۲_۷_۱۳۹۲ه

مدیر التوعیة الاسلامیة: مدیر التوعیة الاسلامیه وزارة الحج والاوقاف :عبدالمحسن بن ابراهیم

وزارت المعارف الریاض: :بالمملکة العربیة السعودیة: :آل شیخ مندوب البحوث الاسلامیه والافتاء الریاض

## شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی قرار داد لادینی اور فحش لٹریچر پر پابندی کے متعلق روزنامہ ''نوائے وقت'' کا اداریہ

قومی اسمبلی نے مولانا عبدالحق کی طرف سے پیش کردہ ایک غیر سرکاری قرارداد پر غور مرکزی وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ کی اس یقین وہانی پر ملتوی کردیا ہے کہ حکومت مستقل آئین کے بعد اس قرارداد پر بحث کے لئے تیار ہوگی اس قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایسے تمام لٹریچر پر پابندی عائد کردی جائے اور اسکی سختی سے روک تھام کی جائے جس سے مسلمانوں کے اعتقادات اور نظریہ پاکستان پر زد پڑتی ہو نیز ہر قسم کے عریاں لٹریچر پر بھی پابندی رکائی جائے۔

پاکستان کا کوئی بھی ذی عقل اور باشعور شہری اس حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اور یہ اسلام کی بدولت ہی قائم ودائم رہ سکتا ہے اسلامیان برصغیر نے کائنات ارضی کا یہ خطہ ایک خدا ایک رسول ﷺ ایک کتاب ایک ملک ایک قوم کے نظریہ کی بنیاد پر حاصل کیا تھا اور اسی

نظریہ کے سہارے یہ زندہ رہ سکتا ہے ہم اس وقت ان المناک حالات و واقعات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے جن سے ہمیں اس نظریہ کا دامن چھوڑ کر دو چار ہونا پڑا اور صرف یہ کہنے پر اکتفاء کریں گے کہ ہم نے اسلامی قومیت کے مقابلہ میں بنگالی قومیت کا تصور قبول کر کے سقوط مشرقی پاکستان کے اندوہناک المیہ کے لئے راہ ہموار کی تھی اور اب بھی اگر ہم نے اس ٹھوس بنیاد کی حفاظت کا اہتمام نہ کیا جس پر پاکستان کی عمارت تعمیر کی گئی تھی تو پھر ہمیں تباہی کے بھیانک غار میں گرنے سے کوئی نہیں بچا سکے گا صدر بھٹو اور ان کے رفقاء اگر نئے پاکستان کو زندہ پائندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر انہیں سب سے پہلے نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرنا پڑے گی اس نظریہ پر پامردی سے گامزن ہو کر ہم ایک مضبوط وفعال اور جاندار قوم بن سکتے ہیں وگرنہ ہماری حیثیت ایک ہجوم بے لگام سے زیادہ نہیں ہوگی۔

پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر اس وقت مختلف اطراف سے یلغار ہو رہی ہے ایک مغرب کی ٹاؤن ازم کی یلغار ہے، عریاں فحش اور متلذذ لٹریچر کی یلغار ہے، انڈو سوویٹ لابی کی طرف سے سیاسی پروپیگنڈے کی بھی یلغار ہے اس خطہ ارضی کے مسلمانوں کو وطنیت اور قومیت کے بتوں کا پرستار بنانے کے لئے علاقائی تہذیبوں اور ثقافتوں کی یلغار ہے ان سب یلغاروں کا مقصد ونصب العین صرف اور صرف یہ ہے کہ اسلام کے نام پر جمع ہونے والے ان پاکستانیوں کو اسلام سے برگشتہ کر دیا جائے انہیں غیر اسلامی نظاموں میں عیش وعشرت کی زندگی کے سراب دکھا کر سہل انگار بنادیا جائے لہولہب میں الجھا جائے جنسی لذتیت کے شیدائی بنادیا جائے اس کے لئے یہود و ہنود کمیونسٹ اور متعصب عیسائی بھی پاکستان کی نظریاتی سرحدوں پر وار کر رہے ہیں اور ہم ہیں کہ نتائج سے بے پروا ان کے دام صدرنگ میں گرفتار ہو رہے ہیں ہماری فلمیں ریڈیو، ٹیلی ویژن اکثر وبیشتر اخبارات اور دوسرے ذرائع ابلاغ دانستہ یا غیر دانستہ طور پر اس راہ پر بگٹٹ دوڑ رہے ہیں جو ہمیں تباہی کی طرف لے جا رہے گی ہم ارباب اقتدار و اختیار سے صاف صاف کہہ دینا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں کوئی سوشلزم (خواہ اسے کتنا ہی غلافوں میں لپیٹ کر اسلامی سوشلزم کا نام دیا جائے) کوئی سیکولرازم وغیرہ نہیں چل سکتا پاکستان کو اگر بچانا ہے تو پھر اسلام کی راہ اختیار کرنا پڑے گی ہمیں اپنے قول وفعل اور کردار وعمل کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ہوگا ہمیں نظریات کی اسی طرح حفاظت ونگہبانی کرنا ہوگی جسطرح سوویت یونین میں کمیونسٹ اپنے نظریہ کی حفاظت کرتے ہیں اس لئے اگر ہمیں اسلام کے منافی لٹریچر تو کیا اگر اسلام دشمنوں کا ملک میں داخلہ بند کرنے اور اسلام کی جڑیں کاٹنے والے پاکستانیوں کو جلاوطن بھی کرنا پڑے تو اس سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ (نوائے وقت لاہور راولپنڈی ۱۱ اگست ۱۹۷۳ء)

## دستور کی ترامیم کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا

## ارکان دستور یہ سے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کی دردمندانہ اپیل

مسودہ دستور پر تفصیلی بحث اور مجوزہ ترامیم کے سلسلہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ممبر قومی اسمبلی نے تمام ارکان دستور یہ سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ مسودہ اور مسودہ کی مجوزہ ترامیم پر غور کرتے ہوئے خداوند کریم کے سامنے جوابدہی قیام پاکستان کیلئے اسلام کی خاطر مسلمانوں کی لامثال قربانیوں نظریہ پاکستان ملک وملت آنے والی نسلوں کے مفادات کو پیش نظر رکھ کر کوئی رائے قائم کی جائے ،حضرت شیخ الحدیث صاحب نے ایک اخباری بیان میں فرمایا کہ یہ بات قطعی طے ہے ،کہ قیام پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریہ تھا ،اس نظریہ پر مبنی آئین نہ ہونے نے ملک کو انتشار اور بالاخر تباہی سے ہمکنار کردیا اوراب ملک کی سا لمیت بقاء اور تحفظ خالص اسلامی آئین پر موقوف ہے تو اراکین کو تمام ذاتی علاقائی اور گروہی مفادات سیاسی وابستگیوں کو بالائے طاق رکھ کر سوچنا ہے کہ کیا مسودہ کے مجوزہ طریقہ کار سے اسلامی قانون سازی ممکن ہے؟ اگر نہیں تو کسطرح اس کا تدارک ہوسکتا ہے ،جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی موجودہ شکل سے اسکے تحفظ کی ضمانت ہرگز نہیں مل سکتی اب اگر بعض خالص اسلامی ترامیم خواہ وہ جس طرف سے بھی آئی ہوں کے ذریعہ اسلام کی بالادستی ،خداوند کریم کی حاکمیت اسلامی قانون سازی کا تحفظ ،لادینی نظریات کی تبلیغ واشاعت کے انسداد معاشرہ کی اسلامی تعلیم وتربیت اور اسلامی تعلیم وتربیت اور اسلامی نظام عدل ومساوات کی ضمانت حاصل کرنے کی کوشش ہورہی ہے اور کچھ ارکان اسے محض ذاتی اور پارٹی کے وقار کی وجہ سے بے دردی سے مسترد کردیں اور کثریت کے بل پر اپنی بات منوائیں گے ،تو داور محشر کے سامنے یقیناً انہیں جوابدہ ہونا پڑے گا ،کیونکہ اسطرح وہ اس ملک میں اللہ کی حاکمیت اسلام اسلامی اقدار تمدن وتہذیب کی بالادستی کے لئے رکاوٹ بنیں گے ،مولانا عبدالحق مدظلہ نے نہایت خلوص سے اپیل کی ہے کہ آئین قوم کی موت وحیات کا مسئلہ ہوتا ہے اس لئے مخلصانہ جذبات سے کام لیکر کوئی فیصلہ صادر کیا جائے مولانا نے کہا کہ پہلے دن خالص اسلامی ترامیم کے بارے میں جو سلوک کیا گیا اور جسطرح انہیں مسترد کیا گیا اس سے یہ تشویش پیدا ہوچکی ہے کہ شاید یہ آئین بھی مسلمانوں کے اعتماد پر پورا نہ اتر سکے خدانخواستہ یہی ہوا تو یہ اس ملک کی انتہائی بدقسمتی ہوگی ،اور شاید قدرت ہمیں کوئی اور موقعہ نہ دے مولانا نے کہا کہ میری اس اپیل کی بنیاد خالص جذبہ ''الدین النصیحۃ'' اور خیر خواہی ملک وملت ہے اس لئے اکثریتی پارٹی (پیپلز پارٹی) کے ارکان سے توقع ہے کہ وہ سب بحیثیت ایک مسلمان کے اس پر غور کریں گے۔